محمد اسلم شاہد

اِنقلاب

شہر کے وسط میں
بڑی سڑک پر
لوگوں کا ہجوم بے کراں
مشتعل، مضمحل
دھواں دھار تقریروں کے درمیاں
کئی پُرجوش نوجواں
فلک شگاف نعروں سے
لوگوں کا لہو گرما رہے ہیں
"انقلاب لائیں گے--- ہم انقلاب لائیں گے"
"ہماری منزل--- انقلاب"
"انقلاب--- زندہ باد"
اور اسی شاہراہ سے ذرا دور
چند جھونپڑے فقیروں کے
یہ مجبور اور بے بس انساں
جو شاکی ہیں قسمت کی لکیروں کے
اک جھونپڑے میں، ماں اور چار یتیم بچے
چولہے پر خالی دیگچی رکھی ہوئی
زرد چہرے، بے نور آنکھیں--- کھانے کی منتظر
اور ماں چُپ، گُم سُم
جیسے پوچھتی ہو
کوئی معجزہ؟ کوئی انقلاب؟
کئی دن سے بھوکے ان بچوں کو
روٹی کے چند نوالے دے سکتا ہے؟
زرد چہرے، بے نور آنکھیں--- نعرے
"انقلاب زندہ باد"

ذوالکفل بخاری

حکایت جو درمیاں سے سُنی

گھڑیاں، لمحے، پل، دقیقے، قرن، صدی اور جُگ
لحظے، ساعت اور سمے
انجانے میں بیت گئے
اور بیت بیت کے جیت رہے
کس سے جیتے، کیسے جیتے کون ہزیم تھا ٹھہرا
مت پوچھو جی ایسی باتیں، ایک زعیم نہ ٹھہرا
جی چاہے اک ایک سے پوچھوں کیا کھویا کیا پایا
حال، مقام، مکان، زبان، کچھ بھی ہاتھ نہ آیا
رنگ، خیال، مُدوّر رستے، ان بوجھی تحریک
قفس کرشموں کے بیتوں کو وقت کرے تو کیوں مہمیز؟